اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / چودھواں اجلاس (نویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز منگل مورخہ 3/جون 2025ء بمطابق ٦/ذوالحجہ ١٤٤٦ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	06
4	رخصت کی درخواستیں۔	14
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	14

جلد 14 ☆☆☆ شمارہ 09

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز منگل مورخہ 3/جون 2025ء بمطابق ۶/ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ۔

بوقت صبح 3 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ۚ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۚ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۚ﴿۱۳۴﴾

﴿پارہ نمبر ۴ سُوۡرَۃُ آلِ عمران آیات نمبر ۱۳۱ تا ۱۳۴﴾

ترجمہ: اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تا کہ تم پر رحم ہو۔ اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ جو خرچ کئے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ. اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُ الْعَظِیْم۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر صحت): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی Minister for Health

وزیر صحت: جناب اسپیکر! پرسوں جو دہشتگر دی کا واقعہ ہوا میرے حلقے میں منگلہ میں، جہاں سی ایم صاحب کے اور میرے دو دیرینہ ساتھی اُس میں شہید ہوئے اور دس زخمی ہوئے اُنکے لئے kindly اگر دعا کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی جی پلیز۔مولوی صاحب۔جی میڈم۔

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر:

جناب اسپیکر: جی جی۔

وزیر تعلیم: میر شعیب نوشیروانی، وزیر خزانہ صاحب کے سسر فوت ہوئے ہیں اُنکے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب دعا کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب ۔ ایک منٹ مولوی صاحب آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی منسٹر ہیلتھ پلیز۔

وزیر صحت: thank you جناب اسپیکر۔ ہفتے کو دو بجے کوئٹہ کے نواحی علاقے منگلہ میں جو میری constituency بنتی ہے، وہاں جو indian proxies ہیں، فتنۃ الہندوستان ہے اور جو دہشتگرد ہیں، جو millitants ہیں، اُنہوں نے جس بزدلانہ کارروائی میں سردار سلام اور سردار نافع کو شہید کیا۔اُس کی مَیں پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! یقیناً یہ ایک اندوہناک، وحشت ناک اور بزدلانہ کارروائی تھی۔سردار سلام نہ صرف اپنے tribe کے بڑے تھے بلکہ سی ایم بلوچستان میر سرفراز بگٹی صاحب کے، یہ دونوں جو بھائی تھے، سردار سلام اور سردار نافع اور میرے دیرینہ دوست تھے میرے بازو تھے میرے سپورٹرز تھے اور فتنۃ الہندوستان نے جو بزدلانہ کارروائی کی جو کوشش کی کہ یقیناً ہم پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں بلوچستان میں، بلوچستان مختلف اقوام کا ایک گلدستہ ہے، جہاں بلوچ براہوی، پشتون، سیٹلرز، ہزارہ صدیوں سے یہاں امن سے، سکون سے بھائی چارے سے رہ رہے ہیں۔ اور

پاکستان مخالف قوتوں نے، خصوصاً جو indian proxies ہیں جو انڈیا کی ایما پر ہمیشہ کوشش کی ہے کہ بلوچستان میں سیکٹیرین بنیادوں پر یہاں violence کو پروموٹ کیا جاتا ہے، کبھی مذہب کی بنیاد پر، کبھی نیشنلزم کی بنیاد پر کوشش کی گئی ہے کہ یہاں جو برادر اقوام ہیں وہ دست وگریباں ہوں۔ ہفتے کو ایک بار پھر یہی کوشش کی گئی اور علاقے میں جو غم وغصہ پایا گیا، میں اس کا کریڈٹ سی ایم بلوچستان میر سرفراز بگٹی کو دیتا ہوں کہ اُنہوں نے پہلے دن سے اس august House کے فلور پر اور ہر فورم پر یہ ڈیکلیئر کیا کہ یہاں اگر پنجابی کو کوئی مار رہا ہے، یہاں سیٹلر کو، یہاں ہزارہ کو، یہاں پشتون کو جو بھی violence ہو رہا ہے۔ دہشتگردوں کی نہ کوئی زبان ہے، نہ ان کا کوئی مذہب ہے اور نہ ہی ان کا کسی قوم سے تعلق ہے بلکہ یہ دہشتگرد ہیں، یہ دہشت پھیلانا چاہتے ہیں۔ اور اِن دہشتگردوں نے جو بزدلی کی ہے مَیں آج اس فورم پر سیلوٹ پیش کرتا ہوں سردار سلام اور سردار نافع کو کہ وہ اِن بزدلوں کے سامنے، اِن ظالموں کے سامنے نہیں جھکے۔ اُن سے بھتہ مانگا گیا تھا۔ کاش کہ باقی لوگ بھی اسی precedent کو set کریں۔ جان تو ایک دن ہم نے دینی ہے لیکن سردار سلام اور سردار نافع کی شہادت قومی تاریخ میں یاد رکھی جائے گی کہ اُس نے ظلم کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ جھکا نہیں وہ بکا نہیں۔ جن دہشتگردوں نے دھمکی بھیجی کہ آپ آئیں مقابلہ کریں۔ وہ سینہ تان کے اُن کے پاس گئے لیکن اُن دہشتگردوں نے وہاں مائنز فٹ کر کے مقابلہ نہیں کر سکے۔ مقابلہ کر بھی نہیں سکتے تھے۔ جو جس جرأت کا مقابلہ انہوں نے کیا انہوں نے آئی بی بلاسٹ کے ذریعے سردار سلام اور انکے بھائی کو اور باقی جو دس دوست زخمی ہوئے۔ اُن کو شہید تو کیا لیکن یہ سردار سلام اور سردار نافع کی شہادت وہ رنگ ضرور لائے گی۔ ہم پوری اقوام میں خصوصاً پشتون قوم میں اُس دن جو غم وغصہ تھا اور آج جو غم وغصہ ہے، اِس فورم سے یہی loud and clear message ہے کہ ہم دہشتگردوں کے خلاف تھے، دہشتگردوں کے خلاف ہیں اور دہشتگردوں کے خلاف رہیں گے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) اور اِسی طرح اُن دہشتگردوں کا ہم مقابلہ کرتے رہیں گے۔ اور یہ جو دہشتگردی کا واقعہ کیا گیا ہے یہ دہشتگردوں نے کیا ہے، کسی قوم، کسی مذہب یا کسی قبیلے کے آدمی نے نہیں کیا ہے۔ اور مَیں ایک بار پھر سلام پیش کرتا ہوں اُن سارے شہیدوں کو اور بھرپور مذمت کرتا ہوں اِس پوری کارروائی کی۔ انشاء اللہ ہم یونائیٹڈ تھے، یونائیٹڈ رہیں گے، سردار سلام اور سردار نافع محبِّ وطن پاکستان تھے، ہم سارے محبِّ وطن پاکستانی ہیں، اِس ملک کیلئے، اِس قوم کیلئے، اِس دھرتی کیلئے اُنہوں نے قربانی دی، اپنی زمین کیلئے، اپنے حق کیلئے اُنہوں نے شہادت قبول کی، میدانِ جنگ میں شہید ہوئے اور مقابلہ کیا۔ گزارش ان لوگوں سے یہ ہے کہ جو بھتہ دیتے ہیں جو مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں اگر اِس طرح precedent-set کی جائے میرے خیال میں پھر کوئی دہشتگرد بھی جو اس طرح کی کارروائی نہیں کر سکتا اور ہم سی ایم صاحب اس پوری قوم کے ساتھ، بلوچستان کے تمام لوگوں کو گورنمنٹ یہ یقین دہانی کراتی ہے کہ انشاء اللہ ہم نے پہلے دن سے گورنمنٹ کی کمٹمنٹ یہ رہی ہے کہ انشاء اللہ ہم بلوچستان سے

دہشتگردی کا خاتمہ کریں گے۔ بلوچستان میں امن وامان کی فضا کو انشاء اللہ بحال کریں گے۔ ہماری سیکورٹی فورسز جو قربانیاں دی رہی ہیں اُن کو بھی ہم سلام پیش کرتے ہیں۔ وہ جس طرح اِن حالات میں لڑ رہے ہیں ان کو بھی ہم سلام پیش کرتے ہیں۔ اور انشاءاللہ وہ دن دُور نہیں کہ اِن تمام جو شہید ہوئے ہیں اِنکے قتل کا بدلہ لیا جائے گا۔ Thank you very much

جناب اسپیکر: Thank you منسٹر ہیلتھ۔ مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب پلیز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سردار سلام صاحب اور سردار نافع صاحب کا جو قتل ہوا، اُس کی مذمت کرتا ہوں، اُنکے خاندان کے ساتھ ہیں اور کسی کو اجازت نہیں دے سکتے ہیں کہ وہ قتلِ عام کریں۔ اور ساتھ ہی جو آج قائمہ کمیٹی فشریز کا اجلاس تھا صبح، اجلاس تو نہیں ہوا کورم پورا نہیں تھا، ہمارے ممبران صاحبان ماشاءاللہ مصروف تھے، وہ نہیں آسکے۔ تو اجلاس کے بعد جو تلخ کلامی ہوئی سیکرٹری فشریز کے ساتھ، وہ بھی پریشر میں تھے، مَیں بھی اِدھر ظاہر ہے پریشر میں ہوں، ظاہر ہے ٹرالر مافیا کے خلاف، اُس وقت تلخ کلامی ہوئی آپس میں بحث ہوئی، ایسے الفاظ شاید استعمال ہوئے میری طرف سے، مَیں ایک بڑا ہونے کی حیثیت سے ایک ایم پی اے ہونے کی حیثیت مَیں سیکرٹری فشریز سے معذرت کرتا ہوں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے) اور دونوں امید رکھتے ہیں کہ انشاءاللہ دونوں مل کے پورا محکمہ مل کے ٹرالرز مافیا کے خلاف جنگ لڑیں گے انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: Thank you مولوی صاحب۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 137 دریافت فرمائیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: concerned minister please.

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: آپ سوال نمبر پکاریں وہ تو پڑھا ہوا تصور ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: نہیں میں نے کہا سوال 137۔

☆137 **انجینئر زمرک خان اچکزئی رُکن اسمبلی** **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 7 نومبر 2024**

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ تعلیم میں کل کتنی آسامیاں خالی ہیں اور ان آسامیوں کو کب تک پُر کیا جائے گا کی ضلعوار تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ یکم جنوری 2025

صوبہ بھر میں ٹیچنگ اسٹاف کی 9491 اسامیاں سردار بہادر خان یونیورسٹی کے توسط سے اور تقریباً 4000 اسامیاں کنٹریکٹ تقرری کے تحت پُر کی جارہی ہیں جبکہ نان ٹیچنگ اسٹاف کی اسامیوں پر لواحقین کوٹہ کے تحت بھرتی کیلئے کیس زیر غور ہیں جو کہ عدالتی فیصلہ کی وجہ سے زیر التوا ہیں تمام پراسس تکمیل کے بعد خالی اسامیوں کی حتمی فہرست فراہم کی جاسکے گی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جواب اُنہوں نے دیا ہے۔ اس میں میں ایک چیز جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے۔

جناب اسپیکر: جی پلیز۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: مَیں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نو ہزار چار سوا کا نوے اسامیاں اور چار ہزار اسامیاں کنٹریکٹ کی ہیں اور اس میں یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ تمام جو ہے عدالتی اسمیں زیر التوا ہیں۔ تو کیا جتنے بھی سارے التوا ہیں سارے عدالت چلے گئے ہیں۔ مطلب کب تک ہوں گے؟ نان ٹیچنگ کا جو ہے میں میڈم سے ایک ضمنی question کرتا ہوں کہ نان ٹیچنگ تو پچھلے دو سال سے جو تھے، دو تین سال سے ہمارے جو ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ کے تھے، وہ ہوئے تھے۔ پھر وہ کسی وجہ سے، حالانکہ وہ تو عدالت میں کوئی کیس تھا ہی نہیں لیکن ابھی تک وہ نہیں ہوئے۔ لیکن وہ جو ہے ایڈورٹائز ہوئے ہیں پھر کیس تو ہے ہی نہیں لیکن اگر ان کو جلدی سے کیا جائے تو بڑی مہربانی ہوگی۔

وزیر تعلیم: زمرک صاحب! اصل میں آپ کے یہ سوال آپ کے آئے تھے نومبر میں۔ پھر مارچ، تو یہ کافی پہلے کے تھے لیکن اس میں میں یہ بتاتی چلوں کہ ہمارے جو محکمہ ایجوکیشن ٹیچنگ اسٹاف کی کل اسامیاں چودہ ہزار چھ سو ستر خالی ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کے جواب سے تاکہ آپ کے سوال سے باقی ممبرز کو بھی انفارمیشن ہو جائے۔ ہماری اِن خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ سکول ایجوکیشن نے سردار بہادر خان جو SBK کے تھے اور اس میں میں یقیناً ادھر اس وقت سی ایم صاحب کی ہمارے میر سرفراز خان بگٹی اُنکے تعاون اور اُنکی جو پالیسیز ہیں اُنکی بڑی میں اس کو appreciate کروں گی کہ انہوں نے محکمہ ایجوکیشن کو بڑا اسپورٹ کیا اور ہم کسی طرح یہ جو پرانا تقریباً three years پرانا جو ہمارے آنے سے پہلے کی تھیں یہ ٹیسٹ SBK کا ہم اسے آخر کار آج اسکو complete کرنے میں کامیاب ہوئے۔ 25 فروری 2023ء کو 9491 جو خالی اسامیوں کو ہم نے ایڈورٹائز کیا اور اب تک 7466 جو ہیں succesful امیدواروں کو ہم ڈسٹرکٹ کمیٹیوں اور DRCs کی سفارشات کے تحت اُن کو پُر کر چکے ہیں۔ آج تقریباً تمام ڈسٹرکٹس میں۔ اور اسکے علاوہ سکول ایجوکیشن نے حکومت بلوچستان کی منظوری سے 3891 خالی اسامیوں کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر

ایڈورٹائز کیا۔ چونکہ ہمارے اسکولز بند تھےہمیں بہت زیادہ پرابلم آرہے تھےتو ہم نے جب تک کہا کہ SBK کا سلسلہ چلتا رہے ہم اُسکے ساتھ جو ہے کم از کم باقی تمام اسامیوں کو بھی کرلیں ۔تو اب تک 2871 جو successful امیدواروں کوڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹز، ڈی آر سیز کےتحت احکامات مل چکے ہیں۔اور وہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔صرف اس وقت ضلع کوہلو، کیچ اور اوستہ محمد میں ابھی اِس کا سلسلہ جاری ہے۔ اِسکے علاوہ سکول ایجوکشن نے پبلک سروس کمیشن نے تقریباً1288اسامیوں کومشتہر کیا ہے۔اِن میں آئی ٹی ٹیچرز پہلی دفعہ ہمارے آئی ٹیچرز،ہم ہر جگہ آئی ٹی لیبز کی بات کررہے ہیں لیکن ہم نے،پہلی دفعہ آئی ٹی ٹیچرز۔گریڈ 17 کے 624جو ہماری پوسٹیں تھیں اور ہیڈ ٹیچرز بی پی ایس17 کی 475 خالی اسامیوں کو، سیکنڈری سکول ٹیچرز بی پی ایس17 کی 189 خالی اسامیاں جو ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے تھرو ہم نے اُنہیں دے دی ہیں۔تو اِس وقت اِن خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے اب تک 3025جو ہمارے غیر فعال اسکولز تھے، وہ فعال ہوگئے ہیں۔اور باقی ماندہ غیر فعال جو سرکاری اسکولز ہیں جو کہ وہ تیسرے مرحلے میں وہ فعال ہوجائیں گےاوراس میں جو باقی رہ گئے ہیں جن کی پروسس ہےوہ انشاءاللہ کچھ ہی دنوں میں اُن کی بھی بھرتی کاعمل complete ہوجائے گا۔جوآپ کے دسٹرکٹس ہیں وہ آپ نے خود ہی جواب دے دیا ہے، وہ بھی پروسیس میں ہیں وہ انشاءاللہ آجائیں گی۔ Thank you

جناب اسپیکر: Thank you۔ زمرک خان صاحب اور کوئی کوئسچن تو نہیں ہے۔تھینک یو۔ جی زاہد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 173 دریافت فرمائیں۔زاہد علی ریکی صاحب چونکہ انہوں نے چھٹی کی درخواست دی ہے اس لئے ان کے سوال کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔مولوی نوراللہ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 177 دریافت فرمائیں۔ مولوی نوراللہ صاحب غیر حاضر ہیں اُن کے سوال کو despose off کیا جاتا ہے۔جناب رحمت صالح بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر229 دریافت فرمائیں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: سوال نمبر229۔

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆**229** **جناب رحمت علی صالح بلوچ، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ14 مارچ 2025ء۔</u>

کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال2024-25 کے دوران کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائرسیکنڈری اسکولزاپ گریڈ ہوئے ہیں اور یہ بھی بتلایا جائے؟

کہ اگر کوئی اسکول اپ گریڈ ہوتا ہے تو وہ کس میرٹ کے تحت ہوئے اور اپ گریڈیشن کا طریقہ کار کیا ہے نیز صوبہ کے پرائمری سے مڈل، ہائی اور ہائرسیکنڈری اسکولوں میں سے کتنے گرلز اور کتنے بوائز اسکولز ہیں کی بھی مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیرتعلیم جواب موصول ہونے کی تاریخ24 اپریل2025

1۔ اس ضمن میں دفتر ہذا میں موجود سال 2024.2025 کیلئے اسکولوں کی ضلع وار اپ گریڈیشن کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

2۔ گورنمنٹ آف بلوچستان کے مراسلہ SO(Dev) 3-8 / 2011 - Edn / 526.56 مورخہ 31.3.2011 کے تحت اپگریڈیشن کا طریقہ کار ذیل ہے۔

۔پرائمری تا مڈل لیول۔

i) زمین کا دستیاب ہونا۔

ii) کم از کم 3 کلومیٹر کے کے دائرے میں 3 پرائمری اسکول لڑکوں کیلئے اور 2 اسکولز لڑکیوں کیلئے ہونا لازمی ہے۔

iii) دیہی علاقوں میں 3 کلومیٹر (لڑکوں کیلئے) اور 1.5 کلومیٹر (لڑکیوں کیلئے) اور شہری علاقوں میں 2 کلومیٹر کیلئے لڑکوں کیلئے اور لڑکیوں کیلئے 1 کلومیٹر کے دائرے میں مڈل ایجوکیشن کی سہولت کی عدم دستیابی ہونا لازمی ہے۔

iv) کم از کم 20 طالب علم (لڑکے) اور 10 طالب علم (لڑکیاں) پرائمری پاس ہونا لازمی ہے دیہی علاقہ کیلئے اور 30 طالب علم (لڑکے) اور 20 طالب علم (لڑکیاں) شہری علاقہ کیلئے پاس ہونا لازمی ہے۔

v) بنیادی ضروریات مثلاً پانی، بجلی وغیرہ کا دستیاب ہونا لازمی ہے۔

2۔ مڈل تا ہائی لیول۔

i) زمین کا دستیاب ہونا۔

ii) دیہی علاقوں میں کم از کم 3 کلومیٹر کے دائرے میں 3 مڈل اسکول لڑکوں کیلئے اور 2 اسکول لڑکیوں کیلئے ہونا لازمی ہے جبکہ شہری علاقوں میں 3 کلومیٹر کے دائرے میں 3 مڈل اسکول لڑکوں کیلئے اور 2 اسکولز لڑکیوں کیلئے ہونا لازمی ہے۔

iii) کم از کم 20 طالب علم (لڑکے) اور 10 طالب علم (لڑکیاں) مڈل پاس ہونا لازمی ہے دیہی علاقہ کیلئے اور 25 طالب علم (لڑکے) اور 15 طالب علم (لڑکیاں) شہری علاقہ کیلئے پاس ہونا لازمی ہے۔

iv) بنیادی ضروریات مثلاً پانی، بجلی وغیرہ کا دستیاب ہونا لازمی ہے۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: جناب اسپیکر! یہ جو جواب موصول ہوا ہے مَیں نے just یہ پوچھا ہے کہ اسکول جب اَپ گریڈ ہوتے ہیں اُس کا طریقہ کار کیا ہے؟ یہاں جواب میں یہ آیا ہے کہ زمین available ہو۔ آیا اِس میں مَیں پوچھتا ہوں کہ جو اسکول سینئر ہیں، مطلب seniority base پر ہوں اُس کو اِس طرح اَپ گریڈ کیا جاتا ہے صرف زمین availibility پر ہوتی ہے کیونکہ میرے حلقے میں مَیں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کر رہا ہوں جو

35,40 سالوں سے ایک ہی پرائمری اسکول ہے جو کہ ابھی تک اَپ گریڈ نہیں ہوا ہے۔ جہاں تعداد بھی ہے جہاں زمین بھی availible ہے تو مَیں نے یہ طریقہ کار پوچھا تھا لیکن اُن لوگوں نے صرف یہ بولا ہے کہ ڈیپارٹمنٹل طریقہ کار یہ ہے کہ زمین دستیاب ہو۔ اور کم از کم تین کلومیٹر کے دائرے میں پرائمری اسکول اور لڑکوں کے لیے اور دو کلومیٹر کے دائرے میں لڑکیوں کے لیے۔ تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جو طریقہ کار ہے۔ **جناب اسپیکر:** upgradation تو کوئی نہیں ہے آپ کے سوال میں آپ نے shelterless اسکول کی بات کی ہے۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: سر! جی آپ میرا سوال نمبر 229 check کریں۔

جناب اسپیکر: Ok آگے چلیں ٹھیک ہو گیا۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: اِس سے جو طریقہ کار ہے، مَیں یہی گزارش کروں گا منسٹر صاحبہ سے، اُنہوں نے جواب دیئے ہیں ٹھیک ہے لیکن اِس جواب میں مَیں یہ کہتا ہوں کہ جو طریقہ کار ہے محکمہ ایجوکیشن میں صرف اِس گورنمنٹ میں نہیں پچھلی حکومتوں میں بھی کوئی واضح طریقہ کار نہیں تھا۔ سر! جہاں آپ میرٹ پر جائیں اسکولوں کی upgradation کے لیے۔ بلکہ آپ مند سے لیکر گوادر تک اِس طریقہ کار میں تبدیلی لائیں مَیں یہی گزارش کرتا ہوں دوسری یہ کہ جو آپ نے دیا ہے کہ جی 20 طالبعلم لڑکیاں شہری علاقے کے پاس ہونا لازمی ہے یا کم از کم 20 طالبعلم یا دس لڑکیاں جو دیہاتی علاقے ہیں اور دو سے تین کلومیٹر اسکولوں کا فاصلہ ہے۔ مَیں ایسے علاقے کی نشاندہی کر سکتا ہوں جہاں 200 سے above بچے بچیوں کی تعداد ہے اور 35،40 کلومیٹر کے فاصلے پر کوئی اسکول نہیں ہے۔ تو خدارا! آپ مجھے مطمئن کریں کہ آپ new اسکولز اور upgradation کے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی لا رہے ہیں کیا؟

وزیر تعلیم: رحمت صاحب! thank you آپ کا سوال بہت important ہے لیکن دیکھیں جو سلسلہ چل رہا ہے، ہمیں one year ہوا ہے، one and half year ہم چیزوں کو دیکھ رہے ہیں، جو ہمارا اِسمیں دیکھیں! زمین کا ہونا is one of the condition, it is not all conditions. اور upgradation کے لیے دیکھیں enrollment ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اب enrollment ہونا ہو اور ہم ایک 12 یا 14 یا like thirty sudents کے ساتھ ہم اُن کو upgrade نہیں کر سکتے۔ لیکن مَیں آپ کی تجاویز کو welcome کروں گی، آپ ہمیں guide کریں۔ ہمیں ضرورت ہے۔ آپ ہمارے پرانے ساتھی ہیں۔ اِنشاء اللہ اِس کو مَیں خود بھی سمجھتی ہوں کہ اِسمیں مزید improvement کی ضرورت ہے۔ thank you ہم بیٹھیں گے اِنشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: جی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! مَیں میڈم راحیلہ کا دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اِس دفعہ میرے اپنے چار اسکول

،اُن کو ہائی اسکول کا درجہ دیا گیا ہے۔اُن کا فارمولا یہی تھا کہ DEO سے وہاں ایک letter بنایا جاتا ہےاور میں اسے سیکرٹری کے پاس لے کر گیا۔اُس میں ملیزئی جو ہمارا ایک بہت ہی تاریخی اسکول تھا، جو پاکستان کے بننے سے یوں سمجھیں کہ پہلے کا بنا ہوا تھا۔میڈم نے اُس کو ہائی اسکول کا درجہ دیا ہے اُس کا مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔باقی دو اسکول تھے ایک کلی سیمزئی اور علیزئی۔علیزئی کا ہو چکا ہے،اور سیمزئی کا بھی ہو گیا ہے۔تو کربلا کو ہائیر اسکینڈری دیا ہے اُس کا بھی مَیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میڈم نے میرے ساتھ بذاتِ خود اِس پر محنت کی ہے ہم لوگوں نے اور میڈم نے بڑا کام بھی کیا ہے۔تو مَیں appreciate کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you،جناب رحمت صالح بلوچ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 230 دریافت فرمائیں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: Question No. 230

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆230 <u>جناب رحمت علی صالح بلوچ رُکن اسمبلی</u>　　<u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 14 مارچ 2025</u>

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ میں کل کتنے شیلٹرلیس اسکول ہیں موجودہ شیلٹرلیس اسکولوں کیلئے حکومت کی جانب سے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں تفصیل دی جائے اور سال 2025-2024 کے دوران کتنے اسکولوں کو بلڈنگ فراہم کی گئی ہے انکی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے نیز اگر جواب اثبات میں نہیں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر تعلیم　　<u>جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 اپریل 2025</u>

ضلع وار تفصیل شیلٹرلیس گورنمنٹ اسکولز جواب آخر پر منسلک ہے۔

سال 2025-2024 کے دوران کتنے اسکولوں کو بلڈنگ فراہم کی گئی ہے کی ضلع وار تفصیل دفتر ہذا کو جناب سیکرٹری آفس سے موصول نہیں ہوئی۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: میڈم! میرے خیال میں یہ same nature کے questions ہیں جو کہ مَیں آپ کو اپنے حلقے کے اسکولوں کے code سمیت آپ کو فراہم کروں گا۔گزشتہ پندرہ پندرہ سالوں سے جھونپڑیوں میں پڑھ رہے ہیں۔ایک تو یہ shelterless ہیں دوسرا یہ کہ صوبے میں بھی بہت سارے ایسے علاقے ہیں جو flood affected areas ہیں۔جہاں ابھی تک میرے خیال میں دس بارہ سال گزرے ہیں کوئی بھی بلڈنگ جو خستہ حال ہے اُس کو دوبارہ ڈیپارٹمنٹ نے تعمیر نہیں کیا ہے اور 1994ء کے بعد، مَیں اپنے مکران سائیڈ علاقے کا کہہ رہا ہوں جو پرائمری اسکولز ہیں especially پرائمری اسکول بلڈنگز وہ totally خستہ حال ہیں۔تو اِسی میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ

اربوں روپے کروڑوں روپے اُس دن جو بات ہوئی تھی جو کلسٹر پروگرام ہے، جو catchment area ہیں اُس ہائی اسکول کے ہوں اپنے مڈل اور پرائمری اسکول کو اب شائد غالباً آپ لوگ پالیسی کا خیال رکھیں لیکن جو totally فنڈ پتہ نہیں کہاں جاتا ہے کن کے ہاتھوں میں ہے کن کی جیبوں میں ہے، مطلب اِن کی حالت بہت خراب ہے ایک تو shelterless ہیں اسکولوں میں بلڈنگ نہیں ہیں جہاں ہیں وہ خستہ حال ہیں۔

وزیر تعلیم: رحمت صاحب! چونکہ یہ سوال آپ لوگوں کے کافی پہلے کے ہیں اور جواب بھی اُسی وقت کے ہیں لیکن مَیں update کرتی رہوں کہ سی ایم صاحب کا initiative تھا last shelterless اسکولز کے لیے اُنھوں نے ایک بڑی رقم مختص کی۔ اُس کے ٹینڈرز ہوئے 97 shelterless اسکولز جو ہیں وہ shelter ہونے جارہے ہیں تا کہ مَیں آپ کو کچھ ایسے ایجوکیشن بلکہ ایسے ڈیپارٹمنٹ ہوتے ہیں اسپیکر صاحب! جس کے اثرات کہیں یا اُس کی effectiveness کہیں یا اُس کو کہیں کہ implementation کا اُسکا process تھوڑا time taking ہوتا ہے اور اُس کے بعد آپ اُس کے اثرات positive دیکھتے ہیں۔ تو میرے خیال میں آپ کو کچھ عرصے بعد نظر آجائے گا جو سی ایم صاحب کا initiative ہے۔ اور ہمارا یہ ایک بہت بڑا پروجیکٹ ہے جس کا کچھ عرصہ پہلے ٹینڈر ہوا ہے اور انشاءاللہ اُس میں آپ کو اور بلکہ سب سے زیادہ اچھا جو کام ہے وہ ہمارا یہ shelterless ہی کر رہا ہے۔ اور بہت تیزی سے جو progress reports ، جو سی ایم صاحب نے بھی لی تھی جس میں مَیں نے بھی اُن کو appreciate کیا تھا جو ہمارے پی ڈی ہیں۔ اب اس کے ساتھ ساتھ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ 1881-shleterless اسکولز جو ہیں پورے صوبے میں ہیں۔ تو اُس پر ہم نے بھی کام شروع کیا ہے۔ اور جیسے جیسے ہمیں جو ہمارا financial allocation ملے گا اُس کے ساتھ ساتھ ہم اِس میں improvement کرتے جائیں گے۔ جہاں تک کلسٹر بجٹ کی بات ہے اُس دن بھی بات ہوئی آج بھی، سی ایم صاحب کا بھی وہ ہے لیکن مَیں کہوں کہ یہ بھی ایک ہم سے بہت پہلے یہ اِسی اسمبلی نے اِنہی منسٹرز نے اِس سسٹم کا لائے تھے۔ مَیں بار بار کہتی ہوں کہ سسٹم آپ کتنے بھی چینج کرلیں ہمیں اپنے آپ کو چینج کرنے کی ضرورت ہے۔ system is not bad مَیں سی ایم صاحب کو بھی اس کی بریفنگ دوں گی ہم نے تیار کر لی ہے بہت سے سسٹم collective wisdom کی وجہ سے آتے ہیں وہ خراب نہیں ہیں ہم اُس کی utilization کیسے کر رہے ہیں مَیں نے اُس دن بھی کہا کہ فرشتے بھی آجائیں تو آپ سسٹم کو صحیح نہیں کرسکیں گے اگر ہم sincere نہیں اگر honest نہیں ہیں اپنی چیزوں کے ساتھ۔ تو مَیں سمجھتی ہوں کہ اس پر یقیناً ہمیں اگر آپ سمجھتے ہیں ایجوکیشن جو ہماری کمیٹی ہے خیر جان بلوچ صاحب کو آپ اُس میں لے آئیں یا کوئی اِس پر لے آئیں تا کہ ہم بیٹھ کر اِس پر discussion کریں کہ آخر کیا خرابی ہے اُس میں ہم ایک دم سے ایک statement دیتے ہیں لیکن اُس میں

خرابی کیا ہے ہمیں پتہ چلے yes loopholes تو ہر سسٹم میں ہوتے ہیں اور جہاں جہاں جو dishonesty کرتا ہے ہمارے آفیسرز ہم اُنہیں پکڑتے بھی ہیں لیکن یہ پھر کہوں گی کہ ہمیں اپنے آپ کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے thank you۔

جناب اسپیکر: جی رحمت صالح صاحب۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: اسپیکر صاحب! مَیں میڈم کو یہ الفاظ correct کروادوں کہ میرے سوال بالکل پرانے نہیں ہیں یہ 24 اپریل کے ہیں۔ اب جون کا مہینہ ہے درمیان میں اجلاس نہیں ہوا ہے۔ یہ میرے fresh سوال ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میڈم! آپ بجا فرما رہی ہیں لیکن مَیں آپ کو ابھی بھی upgradation والی لسٹ دکھاتا ہوں اُس میں تعصب ہے، فرق کر کے، جہاں lobbying ہے مافیاز بیٹھے ہوئے ہیں اُن علاقوں میں زیادہ upgradation ہے جن علاقوں کا کوئی نہیں پوچھتا ہے یا proposals آتے ہیں وہاں کم ہیں۔ اِسی طرح اگر آپ نئے ایک ہزار اسکول یا 1200 کریں، اللہ کرے لیکن مَیں یہ گزارش پھر کرتا ہوں کہ ایجوکیشن پالیسی میں آپ نظر ثانی کریں جیسے ہیلتھ کا سسٹم ہے۔ بدقسمتی سے ہم کسی رولز کو فالو نہیں کرتے ہیں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں چاہے ہمارے سروس رولز ہوں یا کہ ڈیپارٹمنٹل۔ لیکن مَیں دوبارہ یہی کہوں گا کہ آپ ایک واضح پالیسی دے دیں آپ سے ہمیں یہی امید ہے کہ آپ ایک ایجوکیٹڈ اور ایک منجھی ہوئی پولیٹیکل لیڈر ہیں۔ آپ ایجوکیشن کی اس پالیسی میں ایک واضح پالیسی لائیں کہ ہر ڈسٹرکٹ کا DEO، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، ڈویژنل ڈائریکٹرز جو آپ کے بیٹھے ہیں پوری ٹیم ہے آپ کے پاس وہ کیوں اپنی ایک شارٹ لسٹنگ نہیں کرتے ہیں یا وہ کر کے بھیجتے ہیں میرٹ ڈسٹرکٹ کی لسٹ ڈیڑھ سال سے جمع ہے اُس پر سنگل امپلیمنٹ نہیں ہوئی ہے through proper channel جو مَیں وِزٹ پر جاتا ہوں حلقے میں ایجوکیشن کی ٹیم کے ساتھ بیٹھتا ہوں اور وہ through divisional director بھیجتے ہیں میرے خیال میں تمام اضلاع میں اسی طرح ہے جو through proper channel آتے ہیں اُن پر یا آپکا مالی سال ہے آپ پہلے سے decide کریں ڈیپارٹمنٹ، کہ نئے سال مڈل upto ہائیر، ہائی سکول میں، higher to higher secondary میں upgrade کر رہے ہیں پرائمری to مڈل، وہ تعداد بتائیں اور اُسی تعداد کے مطابق پھر district level پر distribution کریں۔

وزیر تعلیم: مَیں نے آپ سے کہا چونکہ آپ کے پُرانے سوال تھوڑے سے پیچھے تھے، تو میرے ذہن میں آیا کہ یہ والے بھی ہیں۔ میں، وہ مارچ کے تھے۔ مَیں صرف یہ کہتی ہوں کہ آپ آجائیں میرے دفتر مَیں آپ کو تسلی کرادوں گی۔

جناب اسپیکر: very good.

وزیر تعلیم: آپ کے recommendation ہیں میرے doors open ہیں۔ very broad minded person, I learn from everyone اگر آپ چاہتے ہیں اور میں ضرور آپ کی تجاویز بھی لوں گی اور باقی ممبرز کی، کہ وہ کرنا چاہتے ہیں انشاءاللہ ہم ایک ایسی پالیسی لائیں گے جس سے سب satisfy ہوں گے۔

جناب اسپیکر: Done,done, thank you.۔ میر زابد علی ریکی صاحب کا سوال 56 اور سوال نمبر 175 اُنکی عدم موجودگی میں defer کیے جاتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم۔ **رخصت کی درخواستیں۔** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب اسپیکر: **رخصت کی درخواستیں۔**

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار فیصل خان جمالی صاحب، میر علی حسن زہری صاحب اور میر زابد علی ریکی صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

مجلس قائمہ برائے محکمہ توانائی کی رپورٹ کا پیش ومنظور کیا جانا۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ توانائی! بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بلوچستان بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: مَیں فرح عظیم شاہ، رکن مجلس قائمہ، چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ توانائی کی جانب سے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بلوچستان بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر برائے محکمہ توانائی! بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بلوچستان بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ جی۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت قانون وپارلیمانی امور): مَیں زرین خان مگسی، وزیر برائے محکمہ توانائی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بلوچستان بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بلوچستان بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون

مصدرہ2025ء(مسودہ قانون نمبر17 مصدرہ2025ء) کومجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے؟

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! اس کو ایک دفعہ پھر کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔اور دوسرے لوگوں نے اِس کو صحیح طریقے سے نہیں پڑھا ہے۔ایک دفعہ اور کمیٹی کے پاس بھیجیں دیں اگلے سیشن میں اِس کو دیکھ لیں گے۔کیونکہ یہ تھوڑی سی چیزیں ہیں یہ جو پیسے ہیں کچھ زیادہ ہیں، اِن پر تھوڑا سا غور کرنا چاہیے۔میری گورنمنٹ سے یہی ریکوئسٹ ہے کہ ایک دفعہ اِس کو کمیٹی میں دوبارہ بھیج دیں، صحیح طریقے سے اِس کا جائزہ لے لیں، بھلے اُس کے بعد پھر اِس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: Leader of the House please۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): جناب اسپیکر! جب اِس کو منظور کرنے کے لیے آپ نے پیش کرنا تھا تو مَیں نے اِس پر بات کرنی تھی لیکن اب کیونکہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے پہلے بات کر لی ہے۔دیکھیں! اِس کا ایک background ہے۔اور اِس background میں، لیڈر آف دی اپوزیشن اور باقی دوست بھی ہمارے ساتھ تھے، یہ ایک دیرینہ مسئلہ تھا بلوچستان کے زمینداروں کا۔اور اُس میں فیڈرل گورنمنٹ نے کوئی 50 بلین روپے plus کا، 53 بلین روپے کا ایک پیکج دیا ہے جو کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا میگا پروجیکٹ ہے بلوچستان کے زمینداروں کے لیے۔اور طے یہ ہوا تھا، پھر ہم نے اُس میں جو mechanism بنایا وہ اِتنا خوبصورت تھا کہ جناب اسپیکر! اِس بیچ میں کوئی بندہ نہیں تھا جو پیسے وہاں سے آنے تھے وہ direct State Bank سے with one click جو آخری اُسکا end user تھا، اُس کو ملنا تھا۔نہ اِس میں کوئی کمیشن تھا، نہ اِس میں کوئی اور چیز تھی۔تو اِس کا جو execution تھا وہ بھی حکومت نے بہت خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ظاہر ہے 50 plus billion rupees گورنمنٹ نے دینے تھے، فیڈرل گورنمنٹ نے، اِسی طرح کوئی 13 سے 14 ارب روپے provincial government نے دینے تھے وہ with passage of time ہو رہے ہیں 60,70,80% تک ہو گئے ہیں باقی بھی انشاءاللہ وتعالیٰ soon after June ہم اِسکو 100% complete کریں گے۔اب اِس پر جب ہمارے ساتھ meetings ہوتی تھی فیڈرل گورنمنٹ کی اور خاص طور پر جو Minister for Power تھے یا جو اُن کی منسٹری تھی، اُن کی طرف سے یا QESCO کی طرف سے یہ اعتراض آتا تھا کہ جی یہ ہم پیسے بھی دے دیں گے اور سولر بھی لگ جائیں گے اور زمیندار جو ہیں اُس کے بعد دوبارہ وہ connections لگائیں گے۔تو اُس بیچ میں ہماری commitment ہوئی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کہ ہم ایک legislation کریں گے کہ جو بھی زمیندار ہم سے benefit لے گا 20 لاکھ روپے اور اس کی جگہ پر subsidy ختم ہو گی، solarize ہو جائے گا اُس کا وہ، تو ہم اُسکی legislation کریں گے۔تو یہ

as a Leader of the House نہیں بلکہ میں بحیثیت بلوچستانی commitment کی ہے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ۔تو مَیں section-4 پر جب یہ پیش ہونا ہے تو مَیں ابھی سے اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو کہہ دیتا ہوں یا جب یہ پیش کر لیں تب کہہ دیتا ہوں۔ اِس میں ابھی بھی amendments ہیں۔ جو یہ کہہ رہے ہیں section-4 میں، پہلے تو مجھے let me appreciate honourable Chairman جو energy کے ہیں پرنس عمر اور اُسکے بعد اِنھوں نے پھر ایک دفعہ وہ present نہیں تھے تو جناب زابد ریکی صاحب نے اِس کو چیئر کیا جو اُسکے honourable Member تھے، بڑی عرق ریزی کی ہے اور اِس میں ایک اور چیز بھی پتہ چلا ہے کہ مجلس جب کام کرتی ہے یا ہماری کمیٹیز تو commas تک کام کرتی ہیں۔تو یہ آپ کے اسٹاف کا یا ہمارے جو اِس میں سیکرٹری energy تشریف رکھتے ہیں۔ یہ سارے لوگوں نے اِس پر بڑی محنت کی ہے۔Change یہ ہے کہ 20 لاکھ روپے، کیونکہ 20 لاکھ روپے تو دیے جا رہے ہیں اُس کو۔تو جب 20 لاکھ روپے دیے جا رہے ہیں وہ اسٹامپ پیپر پر commitment کر رہا ہے کہ میں یہ کام نہیں کروں گا۔تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ نہیں کرے گا۔اگر وہ کریگا تو atleast وہ گورنمنٹ کے 20 لاکھ تو واپس دے گا؟ تو گورنمنٹ سے جو 20 لاکھ روپے بھی لیے تو اچھا سودا ہے کہ مَیں اگر اِس نے 10 لاکھ روپے کر دیے ہیں، مَیں 20 لاکھ روپے سرکار سے لے لوں اگلے دن illegal connection بھی لگا لوں، 10 لاکھ روپے جرمانہ ہے، وہ 10 لاکھ روپے جرمانہ دے دوں گا۔ٹھیک ہے، اگر آپ اِس پر کم کرنا چاہتے ہیں 6 لاکھ کرنا ہے، چھ مہینے کرنا چاہتے ہیں we agree on that لیکن جناب اسپیکر! مَیں نے یہ commitment کی ہے اور ہم نے آج اِس کو پاس کرنا ہے۔اور اِس amendment کے ساتھ جو original bill تھا اُسمیں جو کمیٹی نے amendment کی، اُس میں 10 لاکھ کر دیے ہیں اِس کو two million rupees کر دیں۔ اور اِس amendment کے ساتھ اِسکو میں approve کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: leader of the opposition please جی۔ok.

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! بالکل سی ایم صاحب کی باتیں دُرست ہیں کہ لوگوں کو 20 لاکھ روپے دیئے، میں appreciate کرتا ہوں اِس چیز کو۔ہم نے پہلے بھی کہا ہے۔اِس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جہاں اِنہوں نے کنکشن، پیسے دیے ہیں تو وہاں کی واپڈا نے بالکل انکے ٹرانسفارمرز بھی نکالے اور بجلی بھی وہاں سے بالکل پورے اُس ایریا کی بند کر دی ہے۔دیکھیں ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں کو پیسے تو ملیں۔ابھی میں اپنے خضدار ڈسٹرکٹ کی بات کر لوں۔صرف ایک فیڈر یا دو فیڈر پر پیسے ملے ہیں باقیوں کو نہیں ملے ہیں ابھی تک۔تو وہ لوگ ابھی پوری بجلی کو بند کر کے، کوئی اگر connection لگا لیں، یہ نہیں کہ جی کل سے جی آپ پر چیز لاگو ہے آپ فوری طور پر جی آپ کو پیسے ابھی

تک نہیں ملے، آپ نے کنکشن لگائے۔ابھی لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ابھی ہمارا فیروز آباد ہے، نال ہے، دوسرے علاقے ہیں ہمارے وہاں اِنہوں نے connections منقطع کر دیے ہیں۔ابھی تک اُن کو پیسے نہیں ملے ہیں۔یا کم سے کم یہ کرلیں کہ جی واپڈا سے کہہ دیں کہ جس ٹائم تک لوگوں کو پیسے نہیں ملے ہیں اُس ٹائم تک تو اُن کے کنکشن چھوڑ دیں۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے delay ہو رہی ہے پیسے قسطوں میں آ رہے ہیں، ہمیں اِس پر اعتراض نہیں ہے زمینداروں نے خود فیصلہ کر دیا ہے بالکل اُنہوں نے فیصلہ کر دیا ہے اور گورنمنٹ نے جو 20 لاکھ روپے اُن کو دینے کا کہا ہے اور بہت سارے لوگوں کو ملے ہیں، ہم appreciate کرتے ہیں اِس چیز کو، ہم اِس کی مخالفت بالکل نہیں کرتے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کم سے کم اِس کو اُس ٹائم ہم لوگ پاس کر دیں جب لوگوں کو 100% اُن کے پیسے مل جائیں۔ بہت سارے لوگوں کو پیسے نہیں ملے ہیں۔

جناب اسپیکر: اگر یہ اِس طرح کیا جائے۔

جناب قائد حزب اختلاف: یا اُس ٹائم تک بجلی start کر کے لوگوں کو تا کہ وہ اپنے پرانے connections تو چلا دیں۔ابھی کیا کریں پانی پینے کے لیے اُن کے پاس نہیں ہے۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: اِسمیں ایک گزارش کر دوں اگر آپ گورنمنٹ کی طرف سے ایک direction دے دیں کہ جن کو پیسے ملے ہیں اُن کے disconnect ہو جائیں اور جس کو نہیں ملے ہیں اُس کو نہ disconnect کریں۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! جس کو پیسے ملتے ہیں تب ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: تب disconnection ہوتی ہے۔

جناب قائد ایوان: اور اِس Bill میں تو اُس کا ذکر بھی نہیں ہے۔ وہ ایک علیحدہ چیز ہے جس کا honourable opposition leader ذکر کر رہے ہیں۔ وہ اِس Bill کا حصہ نہیں ہے۔ وہ تو ہم علیحدہ سے QESCO سے بات کر سکتے ہیں کہ آپ نے وہ connections پورے فیڈر کے کیوں کاٹے ہیں۔ جو بل دینا چاہتے ہیں وہ بل دینا چاہیں تو بالکل دیں، فرض کریں میرا ایک کنکشن تھا میں اُس پر پہلے subsidy لے رہا تھا آج میں اپنا connection reinstall کرنا چاہتا ہوں لیکن with the bill کرنا چاہتا ہوں۔تو اُس پر تو کوئی پابندی کوئی حرج نہیں ہے۔تو جناب اسپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ وہ ایک علیحدہ چیز ہے ہم بالکل directions دیں گے اُن کو اور نہ کسی کو کاٹنے دیں گے اِس طریقے سے جب تک وہ اُن کو bills نہیں دیں گے۔ جب تک وہ اُن کو پیسے نہیں دیں گے۔تو already decided اور اِس Bill میں اِس کا ذکر ہی نہیں ہے۔اِس Bill میں جو بھی اختلاف رائے ہے وہ صرف 20 لاکھ اور

10لاکھ پر ہے۔ تو ہماری گورنمنٹ کی بینچز کی یہ ریکوئسٹ ہے کہ ہم اپوزیشن سے بھی ریکوئسٹ کرتے ہیں کہ unanimous ہوجائیں تو اچھا ہے۔ otherwise اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم اِس پر voting کرالیں یا جو بھی آپ نے کرانا ہے طریقہ کار کرلیں ہم اس کو20 لاکھ روپے کے ساتھ approve کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok thank you۔جی رحمت صالح صاحب کا mic on کریں۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: سر! میں اس حوالے سے آپ کو گوش گزار کرانا چاہتا ہوں کہ میں کیسکو چیف کے پاس گیا تھا۔ ایک ایسا مذاق ہوا ہے دیکھیں! مَیں آپ کے اس کام کو appreciate کرتا ہوں میں اُس کمیٹی میں بھی تھا جو زمیندار ایکشن کمیٹی یہاں دھرنا دے رہی تھی۔لیکن جو لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب کہہ رہے ہیں، یہ ہمارے لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ جہاں complete ہو، آپ بالکل connection کو damage کریں۔لیکن پرسوں پنجگور میں میرے دو یونین کونسل ہیں، یونین کونسل دس اور گیارہ ''گلستان'' کے نام سے ہے، سر! وہاں پانی زہر ہے لیکن اُس community نے خود community water supply کو ایسے manitain کیا ہے تین چار water supply میں نے دیے ہیں، میٹھا پانی پی رہے ہیں۔ اگر یہ ختم ہوجائیں گے تو لوگوں کو آپ زہر پلائیں گے، بیماری پھیل جائے گی، گیسٹرو ہوجائے گا۔ وہاں کے SDO نے جا کے جو فیڈر رہے water supply کی جو line جارہی ہے وہ پورا damage کیے ہیں۔اچھا! اُس سے باقاعدہ ٹکر مار کے توڑے ہیں کمرے۔ بھائی! وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ آپ کی اِس پالیسی کو damage کرنا اور ناجائز پیسے مانگنا۔ میں نے آج چیف کیسکو سے کہا کہ ایسے SDO کے خلاف آپ کارروائی کریں۔ دوسری بات یہ ہے جہاں زمینداروں کے کنکشن ہیں، وہ رجسٹرڈ ہیں، اکثر خضدار کے بعد ہمارے علاقوں میں زیادہ بجلی کی کنکشن نہیں تھی، زمینداری بجلی پر نہیں ہے، کم کنکشن ہیں۔ کچھ تربت میں ہیں، چار پانچ پنجگور میں ہیں لیکن میں آپ سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں آپ کو سولر نہیں ملے ہیں اُدھر بہتری لائیں تھوڑا جلد بازی نہ کریں اُدھر کے کنکشن بند نہ کریں سر! تاکہ وہ زمیندار ابھی فاقہ کشی پر ہیں مشکلات کے شکار ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you

جناب قائد ایوان: شاید اپوزیشن کو میں اپنی بات سمجھا نہیں پارہا ہوں۔ہم تو بالکل بھی نہیں کہہ رہے ہیں، وہ تو کیسکو کے علیحدہ مسائل ہیں۔کیسکو کا ایک point of view ہے کہ پورا بلوچستان کیا بلکہ پورا پاکستان میں جو line losses ہیں، اُن کا ایک point of view ہے کہ جی ہم سے ہماری ریکوریز نہیں ہوتی ہیں۔ وہ ریکوریز کی وجہ سے کاٹ رہے ہیں۔اور اِن ریکوریز کا آپ اندازہ کریں کہ بلوچستان پر سوا ارب روپے کا یہ ہر سال بل چڑھا دیتے تھے صرف

اِن connections پر، یہ جو 28 ہزار connections تھے یا کتنے تھے۔ یہ ایک علیحدہ subject ہے۔ وہ کنکشن آپ بلز دینے کے لیے بلوچستان کے لوگ agree ہو جائیں یا اُسکے لیے کوئی گورنمنٹ سبسیڈی کا پلان لے کر آئے، IMF subsidy آپ کو چھوڑتی نہیں ہے۔ بلوچستان کے لوگ بل دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ کیسکو مفت میں بجلی دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ تو یہ ایک ایسی لاحاصل سی بحث شروع ہو جائے گی، ایک rebuttal شروع ہو جائے گا۔ this is something else جس کی طرف آپ نشاندہی کر رہے ہیں۔ میں کیسکو چیف کو بلالوں گا، آپ خود بلالیں گے، بیٹھ جائیں گے، جہاں ضرورت ہے جہاں بلز لوگ دیتے ہیں، اُن کی فیڈر کیوں کاٹ رہے ہیں۔ یہ تو specially صرف اُن کو کاٹا جارہا ہے کہ جس نے پیسے لے لیے۔ جتک صاحب کے تین connections ہیں بڑے عرصے سے چلے آرہے ہیں ابھی تک اِن کو پیسے نہیں ملے ہیں۔ ابھی تک اِن کے کنکشن نہیں کاٹے ہیں۔ جونہی اِن کو پیسے ملیں گے اِن کے کنکشن کاٹ لیں گے۔ وہ سسٹم اس طرح کا ہے کہ وہ State Bank سے direct جاتا ہے اور ہمارے پاس ایک automatic system ہے۔ اُس کے تحت اُس کو کاٹ رہے ہیں۔ تو اِس کو اُس کے ساتھ relate نہ کریں. i request you یہ ہماری ایک commitment ہے فیڈرل گورنمنٹ سے۔ ہم اِس کو commit کر رہے ہیں اور اس کو جب یہ connections ملنا چاہیں گے تب ہی کاٹیں گے، ویسے تو نہیں کاٹیں گے۔

جناب اسپیکر: thank you۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی؟ یہ بحث ہوگئی ہے، اِس میں آگے ہم نہیں بڑھ رہے ہیں تقریباً۔ جی پلیز بتائیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! آگے بڑھیں گے۔ آج اور کوئی بزنس نہیں ہے بزنس یہی ایک ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: سی ایم صاحب کی بات کو ہم سمجھ چکے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس بل کو پاس کرنے کی ضرورت اُس ٹائم ہمیں آجاتی ہے جب یہ ہمارا process 100% complete ہو جائے اُس کے بعد جا کے ہم اس بل کو پاس کر کے ہم اُن کے ہاتھ میں دے دیں گے بالکل ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ لیکن یہ ہے کہ ابھی لوگوں کو جو لوگ suffer کر رہے ہیں اُن کا کیا ہوگا؟ کل کو یہ وہی کریں گے کہ جی آپ کے پیسے ہم نہیں دیں گے، آپ نے کنکشن لگا دیا۔ ابھی وہ لوگ پھر کیا کریں گے۔ ابھی جب تک کسی کو پیسے نہیں ملے ہیں اُن کا کیا ہوگا؟ ابھی واپڈا نے ایک پلان بنایا ہے۔ جن کے پیسے نہیں ملے ہیں، جن فیڈروں پر پیسے نہیں ملے ہیں، اُن کو بھی اِنہوں نے

کاٹ دیا ہے۔اور اُنہوں نے یہ order کر دیا ہے کہ جی اِنکے کھمبے بھی اُکھاڑ دیں اِن کے تار بھی اُکھاڑ کر کے لے جائیں۔ایسا ہے سر۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں، وہ اس طرح ہوگا۔

جناب قائد حزب اختلاف: سر میں آپ کو دکھادوں اِسی طرح ہے۔

جناب اسپیکر: ایک direction میں، میں نے کہا اگر سی ایم صاحب کی طرف سے آجائے گا کہ بھئی جن کو پیسے نہیں ملے ہیں اُن کے کنکشن نہیں کاٹے جائیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: سر! میں آپ کو دکھاؤں، واپڈا کا notification ہے ایک سر۔ میں فلور پر جھوٹ تو نہیں بولوں گا۔ واپڈا کا notification ہے کہ اُن کے کھمبے بھی اُکھاڑ دیں۔ابھی وہاں پچاس گھر ہیں۔اگر ایک دس کنکشن ہیں اُن کے ٹیوب ویلز کے تو پچاس گھر ہیں، اُن گھروں کا کیا ہوگا؟

جناب اسپیکر: نہیں ہونگے وہ disconnect۔

جناب قائد حزب اختلاف: سر آپ نہیں مانتے ہو، آپ پتہ تو کرلیں ناں کہ کتنے فیڈروں پر بجلی چھوڑ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ غلط ہے۔ پھر آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: غلط ہے تو غلط کو صحیح کر دیں اُس کے بعد ہم۔ابھی میرے دو چار فیڈرز ہیں۔

جناب اسپیکر: Let the CM to reply.

جناب قائد ایوان: اب ٹھیک point پر آگئے ہیں اپوزیشن لیڈر صاحب۔اب بات اُن کی سمجھ آرہی ہے تشریف رکھیں اگر اجازت ہو تو۔ جناب اسپیکر! دیکھیں اب وہ ٹھیک بات کر رہے ہیں کہ ایک کنکشن لگا ہوا تھا وہ کنکشن تھا سبسیڈی کا، وہ سبسیڈی سے آگے میں نام نہیں لینا چاہتا، بہت سارے میرے اپنے ذاتی دوست ہیں جنہوں نے وہ کنکشن لیے ہوئے ہیں سبسیڈی کا اور آگے پچاس گھر اُس سبسیڈی سے بجلی لے رہے ہیں۔اگر آج وہ پچاس گھر بل دینے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں، میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ کل ہم اُنکے connections لگانے کا ذمہ دار ہوں لیکن اگر وہ سبسیڈی پر چل رہا تھا ایک میٹر، اُس میٹر کو آگے اُسے چلنا صرف ٹیوب ویل پر تھا۔ سبسیڈی فیڈرل گورنمنٹ دے رہی تھی۔ اور Provincial government ہر سال دے رہی تھی اور اُس سے آگے چلائے گئے چار ٹیوب ویلز، پچاس گھر، سو کلیاں۔ یہ سلسلہ تو اب رُکنا چاہیے۔اس ملک پر کوئی ترس کھائیں رحم کھائیں۔اور اِس کو اس کے ساتھ بالکل connect نہ کریں۔ ہاں اگر کہیں کیسکو زیادتی کر رہی ہے تو اُس کا اِس بل سے تعلق نہیں ہے۔ اِس بل میں ہم کیسکو کو تھوڑی protect کر رہے ہیں۔اس بل میں تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے commitment کی

تھی اور on behalf of people of Balochistan کہ ہم دوبارہ illegal connections نہیں لگائیں گے۔ اُس کو ہم قانونی protection دے رہے ہیں جو اُن کی demand تھی فیڈرل گورنمنٹ کی۔ وہ قانونی کنکشن ہم illegal connection نہیں دیں گے۔ تو وہ قانون پاس کرنے دیں۔ باقی کیسکو کے ساتھ ایک division issues ہیں وہ resolve کرتے رہیں گے۔ آپ ہمارے ساتھ آ کے بیٹھ جائیں۔

جناب اسپیکر: ok, thank you.۔ جی madam کا mic on کریں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! میں خود بھی ممبر ہوں اس کی، تو تھوڑا سا معزز اراکین کو گوش گزار کرتی ہوں کہ یہ ہماری جو دو سے تین meetings ہوئی تھی یہ اس لیے ہوئی تھی کہ جو solarization کے لیے two million زمینداروں کو دیے گئے ہیں اُن فنڈز کی violation کی ہے اور اُن فنڈز کو اُنہوں نے لیے، تو solarization کے لیے ہیں۔ لیکن اُنہوں نے اُن کو استعمال کہیں اور کر لیے ہیں۔ تو اُس کے لیے یہ تھا کہ اِنہیں سزا ہوگی اور وہ bailable ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ two million کا اِنکو جرمانہ ہوگا۔ تو اصل میں یہ چیز ہے جو یہ اپوزیشن ممبرز discuss کر رہے ہیں۔ that is a separate matter. تو یہ جو بل ہے یہ اب آپ اسمیں پڑھیں ناں اس پر واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ solarization اور بجلی چوری کی جو violation ہو رہی ہے جو چوری ہو رہی ہے یہ اس کے حوالے سے پیش کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہی ہیں کہ اُن کو پیسے ملے ہیں لیکن اُنہوں نے solarization نہیں کی۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جی اُنہوں نے بزنس کے لیے استعمال کر لیے ہیں تو یہ اس لیے۔ جنھوں نے ایسا کیا ہے تو یہ اُن کی ہے۔

جناب اسپیکر: ok ok پلیز۔ جی one by one آپ کی طرف آ رہا ہوں۔ جی یونس عزیز!

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ہم جانتے ہیں سب کچھ اِتنے بھی ہم بیوقوف نہیں ہیں کہ ہم کسی چیز کو نہیں جانتے ہیں کہ یہ بل کس چیز کے لیے ہے۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ بل کس چیز کے لیے ہے۔ لیکن اُس کے ساتھ جو جو مشکلات ہیں اُن کو بھی تو ہم لوگ مدنظر رکھ لیں۔ ابھی میرے میونسپل کارپوریشن کا area ہے فیروز آباد، وہاں چار کونسلرز ہیں، اُن کے پورے علاقے کا بجلی، یہ کوئی چھ مہینے سے اُن کے علاقے کی بجلی منقطع کردی، مونسپل کارپوریشن کا ایریا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ٹھیک ہے یہ بل اگر آپ پاس کردیں، اُن کو بھی تو آپ نے ایک روپیہ بھی تو نہیں دیا ہے۔ اب وہاں پر تین فیڈرز ہیں، کارپوریشن کا ایریا ہے ان گھر والوں کا کیا ہوگا۔ اور اُن لوگوں کا کیا ہوگا۔ یا آپ یہ کرلیں۔ ٹھیک ہے یہ بل آپ پاس کرلیں۔ لیکن یہ ہے کہ لوگوں کو تو بجلی دے دیں ناں۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں فیڈر بند کیا ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: فیڈر بند کر دیا ہے، جناب اسپیکر! اگر وہاں پر دو connection ہیں اس کے یہ subsidy دو connections کے لیے پورے علاقے کو بند کر دیا اُنہوں نے۔

جناب اسپیکر: تو اِس کا بل کے ساتھ تو کوئی تعلق نہیں وہ تو میرے خیال میں الگ tackle ہوسکتا ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: نہیں تو اِس کا بھی مجھے بتا دیں اس کا حل نکالیں connection لینے کے لیے ہم تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: ok آپ کے .Let the Chief Minister to reply it جی بتائیں، سر!

جناب قائد ایوان: جناب اعلیٰ! بہت زیادہ rebuttal ہو رہا ہے لیکن اچھا ہے this is healthy debate اور ہونی چاہیے اور یہی ہمارا جرگہ ہے اِسی پر عوام ہماری طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ problem پھر وہاں ہے کہ وہ جو جو فیڈر کٹ رہے ہیں، فرض کریں کل provincial assembly اپنا بل دینا چھوڑ دے تو کیا ہوگا آپ کی بجلی کے ساتھ؟ کاٹ دی جائے گی؟

جناب اسپیکر: disconnection

جناب قائد ایوان: اچھا اب اُس سے پہلے کیا تھا کیونکہ اب اُس فیڈر میں پہلے وہ دو subsidy کے سولر چل رہے تھے، وہ سارے کا سارا بل اُس سولر کے کھاتے میں ڈال رہے تھے۔ اُس میں پیچھے 50 گھر بھی چل رہے تھے، 50 دکانیں بھی چل رہی تھیں۔ ہوسکتا ہے کوئی چھوٹے موٹے اور ہوٹل بھی چل رہے تھے۔ کچھ اور بھی چل رہا تھا۔ لیکن front پر کیسکو والے بھی ملے ہوئے تھے۔ front پر اُنہوں نے کیا رکھا ہوتا ہے۔ اچھا وہ لوکل لیول پر اُدھر لوگوں سے پیسے بھی لیتے تھے کرپشن بھی ہوتی تھی۔ اب front پر اُنہوں نے کیا رکھا ہوتا تھا کہ جی یہ subsidy جو ہم دے رہے ہیں یہ سارے losses جو ہیں وہ اِس subsidy کی وجہ سے ہے۔ اب جب وہ subsidy ختم ہوگئی اُس سے آگے جو دکانیں ہیں، اُس کے آگے جو گھر ہیں وہ تو فیڈر بند نہیں کریں گے۔ لیکن وہ فیڈر سے یہ request کرتے ہیں کہ آپ ہماری recoveries کرا دیں۔ اچھا آج صرف یہ بلوچستان میں تھوڑی ہو رہی ہے۔ جہاں جہاں ریکوریز نہیں ہو رہی ہیں وہاں وہاں فیڈرز بند کر رہے ہیں۔ حالانکہ اب گورنمنٹ کو یہ سوچنا چاہیے کہ کئی فیڈرز میں ایسے لوگ ہیں جیسے میں for example 10 لوگ ہیں اُس فیڈر میں مَیں اکیلا بل دیتا ہوں نو لوگ نہیں دیتے۔ تو اُس میں پھر کیا ہے۔ تو آپکی حکومت یہ سوچ رہی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کی مَیں اُس میٹنگ کا حصہ تھا۔ اب وہ یہ پلان کر رہے ہیں کہ وہ اِس طرح کے میٹرز لے کر آ رہے ہیں کہ جس میں ایڈوانس جس طرح اے ٹی ایم کارڈ کی صورت میں یا آپ اپنے موبائل کو

top up کرتے ہیں۔تو وہ اِس طرح کا پلان لے کر آ رہی ہے فیڈرل گورنمنٹ، اُس کی details مجھے زیادہ نہیں پتہ ہے۔تا کہ یہ بجلی کے بل recover ہو سکیں۔ اِس بل کا اُس سے تعلق نہیں ہے کیسکو یہ کہتی ہے میں نے زمیندار دوستوں کو ایک دن کہا ریکارڈ کا حصہ بنا لیتے ہیں گپ شپ میں۔تو میں نے کہا آپ کیا کاشت کرتے ہیں انہوں نے کہا جی سیب اور گولڈن سیب۔تو کتنے میں جاتا ہے؟ اُس نے کہا اِتنے میں،مَیں نے کہا وہ کیسکو چیف کہہ رہا ہے کہ اس دفعہ آدھا مجھے دے دو گے۔ میں کیوں اپنا سیب دوں؟ تو میں نے کہا وہ اپنی بجلی کیوں دے مطلب بجلی مفت لینی ہے اور سیب کا ایک کریٹ بھی مفت کسی کو نہیں دینا ہے۔تو یہ ریاست ہے۔اِس ریاست کو اس طرح کمزور نہ کریں۔ یہ جو ہماری کمپنیز ہیں اِن کمپنیز کی وجہ سے ہماری پوری economy bleed ہو رہی ہے۔صرف آپ کی provincial government سال میں 50 ارب روپے جو ہے subsidy دے رہی تھی۔100 million plus subsidy جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ دے رہی تھی۔ so this is a very positive thing اِس کو encourage کرنا چاہیے لوگوں کو بلز کی طرف لے کے جانا چاہیے کہ تا کہ لوگ بلز دیں اور بل استعمال کریں باقی سولر لگائیں، اِس کا اِس سے تعلق نہیں ہے۔I request once again کہ اس کو ابھی finish کریں۔

جناب اسپیکر: بجلی کا مسئلہ حل کر دیں بلوچستان کے مسئلے حل ہو جائیں گے۔جی میڈم کلثوم صاحبہ۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ایک منٹ۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ اِس کے بعد پھر آپکی طرف آئیں گے۔

محترمہ اُم کلثوم نیاز بلوچ: اپوزیشن لیڈر صاحب صرف مجھے ایک منٹ بولنے دو دیا جائے پلیز۔

جناب اسپیکر: وہ آپ سے کہہ رہی ہیں آپ سے request کر رہی ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: میری بات ایک مرتبہ آپ سن لیں۔

جناب اسپیکر: ok please

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ بالکل ہم چوری کی اُس میں نہیں ہیں۔ہمیں بھی مفت بجلی نہیں چاہیے۔کسی کو بھی مفت نہیں چاہیے۔ہم کہتے ہیں کہ میٹر دے دیں۔اور اُن کے فیڈرز کو start کر لیں۔واپڈا سے ہم نے کئی بار کہا ہے کل بھی کہا ہے، کیسکو چیف کے پاس بھی ہم گئے ہیں کہ جی آپ فیڈر start کر کے recovery کر لیں۔ہم نے تو نہیں کہا ہے کہ مفت میں بجلی دیں۔اِس کو آپ کوئی ایسا، chief executive صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔کوئی اِس طرح کا کوئی mechanism بنا دیں۔واپڈا کو پابند کرنے کا، جی جو میٹر خرید رہا ہے تو اُس کو بجلی ہی دیں آپ۔

جناب اسپیکر: good suggestion

جناب قائدحزب اختلاف: بغیر میٹر کے ہم نے کہا کہ کسی ایک کو بھی نہیں دو۔ چوری کا ایک کنکشن ہو ہم اُس کے ساتھ جائیں گے اُس کو ہم منقطع کر لیں گے۔ ہم agreed ہیں آپ agree کر لیں واپڈا سے کہہ دیں کہ وہ فیڈرز کو start کر کے لوگوں کو بجلی دے دے۔

جناب اسپیکر: done

جناب قائدحزب اختلاف: ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اِس پر ذرا توجہ دینی چاہیے۔ واپڈا سفید ہاتھی تو ہے۔ واپڈا خود نہیں چھوڑ رہی کہ میٹر لگ جائیں۔ بہت ساری جگہوں پر۔ ابھی میرے کارپوریشن کا علاقہ ہے، سر! کارپوریشن کے علاقے میں چار فیڈرز بند کر دیے۔ ہم کہاں جائیں؟ کس کے پاس جائیں؟

جناب اسپیکر: Chief Executive agrees with you. وہ مان رہے ہیں، وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے۔

جناب قائدحزب اختلاف: کارپوریشن دے رہا ہے سر! میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں فیڈر start کر دیں مَیں میٹر لگوا دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ہو گیا، ہو گیا۔

جناب قائدحزب اختلاف: لیکن اِس چیز کو سی ایم صاحب واپڈا سے ensure کروا دیں کہ جی وہ میٹر دیں گے اور جب اُس کو وہ کنکشن start کر دے ناں لوگوں کے۔ ابھی چھ مہینے سے لوگوں کو بجلی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل صحیح ہے۔

جناب قائدحزب اختلاف: اِس چیز کو تو تھوڑا سر دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: تھوڑا دیکھنا چاہیے۔ جی اُم کلثوم صاحبہ۔

محترمہ اُم کلثوم نیاز بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔ مَیں اِس کمیٹی کا حصہ تھی اور یہ بل دو دفعہ کمیٹی میں discuss ہوا ہے اس پر ایک طویل بحث ہوئی۔ اس میں ہمارے کچھ concerns تھے سیکرٹری صاحب جو ہے وہ موجود تھے۔ دونوں میٹنگز میں ہم نے یہی کہا کہ سیکرٹری صاحب کا Concerns یہی تھا کہ solarisation کے وہ پیسے لے لیتے اور جیب میں ڈال دیتے۔ ہم نے یہی کہا کہ زمیندار کا تو کام یہی ہے کہ اُس نے زمینداری کرنی ہے۔ اُس نے تو 20 لاکھ روپے پر ایک بہت بڑا business کھڑا نہیں کرنا ہے۔ اور دوسری بات ہمارا unanimous decision یہی تھا کہ اس کا جرمانہ تھا وہ دو ملین تھا، زمیندار ایکشن کمیٹی بھی وہاں بیٹھی تھی میٹنگ میں۔ اُنہوں نے بھی اپنے کچھ concerns سے آگاہ کیا کمیٹی کو، چیئرمین صاحب کیونکہ موجود نہیں ہیں۔ ہم نے کہا کہ یہ دو ملین بہت زیادہ ہیں

کیونکہ ہمارے overall زمینداروں کی بلوچستان کے زمینداروں کی نمائندگی کر رہے ہیں تو unanimous decision یہی ہوا کہ ایک ملین اس کا جرمانہ ہونا چاہئے اور اُن فیڈرز کو جہاں، جن جن فیڈرز کو بلوچستان میں جن کے اکاؤنٹس میں وہ پیسے ٹرانسفر نہیں ہوئے، تب تک اس بل کو پاس نہیں کیا جائے۔ کیونکہ اس سے ایک غلط impact جائے گا بلوچستان کے عوام پر especially زمینداروں پر۔ تو ہماری گزارش یہی ہے کہ اسکو fully discuss کیا جائے جب تک concerns دور نہیں ہوتے اور وہ جو جرمانے والا پوائنٹ تھا اُس پر بھی سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ اُس کو واپس کیا جائے، تو جو ممبران اس کمیٹی میں موجود تھے اُن کا بھی یہی decision تھا اور ہمارا بھی یہی decision تھا kindly اِس پر آپ تھوڑا سا غور کریں۔

جناب اسپیکر: thank you. چیف ایگزیکٹو نے اس کی surety دی ہے کہ وہ اُس کے اوپر عمل کریں گے انشاءاللہ۔ جی سردار عبدالرحمٰن کھیتران۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): مَیں سن رہا تھا مزے کی بات کہ مَیں آپ کے چیمبر میں کافی پی رہا تھا تو وہ کہہ رہے تھے کہ جی کسی دوست ساتھی نے کہا کہ جی وہ پیسے لے کے زمیندار کھا جاتے ہیں۔ اور وہ پھر illegal connection، یہ حقیقت ہے۔ یہ تو سولر کے پیسے ہیں۔ میرا ایک پراجیکٹ ہے، مَیں چلاتا ہوں اپنی ذاتی جیب سے مسجدوں کا۔ تو ہم اُنکو پیسے دیتے ہیں کہ مسجد بنائیں۔ آپ یقین کریں کہ وہ مسجد کی بجائے بھیڑ یں خرید کے ریوڑ بنا دیتے ہیں۔ تو جب مسجد کے پیسے کھا سکتے ہیں اِس کے پیسے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پھر اِس کی جو ملی بھگت ہے۔۔۔(۔مداخلت)۔ سر مجھے بات کرنے دیں میں نے آپ کو نہیں ٹھوکا ہے آپ میری بات complete ہونے دیں دیکھیں آپ ہر بات پر تو مت کھڑے ہو جائیں ناں۔ نہیں اب Floor میرے پاس ہے۔ میں اپنے علاقے کی بات کر رہا ہوں میرے بھائی! آپ کیوں۔۔۔(مداخلت)۔ yes مَیں جھوٹ کیوں بولوں گا۔

جناب اسپیکر: Let him speak.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ: بھائی مجھے بات تو کرنے دیں اپوزیشن لیڈر ہیں ہم آپ کو مانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ پلیز چیئر کو ایڈریس کریں continue کریں پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ: وہ جو بھی بات کریں، پتہ نہیں زہری صاحب کو مسجدوں کے پیسے، مَیں نے آپ کی جمعیت کے لیے نہیں کہا۔۔۔(مداخلت) او بھائی! آپ کو اب ہر چیز میں ماحول خراب نظر آ رہا ہے۔ مجھے بات complete کرنے دیں۔ آپ کیوں مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔ جناب! میں بناتا ہوں مسجدیں۔ الحمدللہ ہر ہفتہ میں ایک لاٹری ہوتی ہے، مسجد نکلتی ہے۔ کلی والوں کو ہم پیسے دے دیتے ہیں۔ وہ جمعیت کی بات پر زیادہ جذباتی ہو رہا ہے۔ میں نے

کسی مُلا کی بات نہیں کی۔۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: اِدھر آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔چھوڑیں چیئر کو ایڈریس کریں پلیز۔جی ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: وہ میں نے کہا کہ ہمارا کوئی کلی کا بڑا ہوتا ہے وڈیرہ ہے یا جو بھی ہے، ہم اُس کو دیتے ہیں پیسے، کہ مسجد بناؤ۔وہ اُنہوں نے ریوڑ خرید لی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک،ٹھیک۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں نے یقیناً اپنے علاقے کی بات کی ہے۔ میں نے کسی جمعیت یا کسی مُلا کو یا کسی پارٹی کو، آج کل زہری صاحب نے ہر بات میں سب کو ڈانٹنا ہے، ہمارا ہیڈ ماسٹر ہے ہمیں قبول ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی آپ مین پوائنٹ پر آئیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ تمہاری شرارت ہے۔تو گزارش یہ ہے کہ اِس پر اتنی debate ہوئی اس پر کہ 20 لاکھ وہ کھا جاتا ہے اور پھر وہ illegal connection بھی لیتا ہے۔ اِس کا کوئی حل نکالیں۔ آپ کے پاس انرجی ڈیپارٹمنٹ ہے، سی ایم صاحب کے پاس۔تو بجائے اِس کے کہ اُس کو پیسے دیں۔جو کہتا ہے کہ میں جو پالیسی ہے مرکز کی، solarisation کی۔بجائے ہم کیش دینے کے اُس کو ہم سولر لگا کے دے دیں،20 لاکھ میں، آج پلیٹ آپ کی بالکل نیچے آگئی ہے 3 سو واٹ کی پلیٹ آپ کو 14 ہزار، 15 ہزار، 12 ہزار، ہمارا علاقہ بھی زمینداری پر ہے۔ 5 سو 6 سو فٹ پانی پر آپ کو زیادہ سے زیادہ 60 پلیٹیں چاہیے، 70 پلیٹیں چاہیے۔تو اُس کے ساتھ اس کی جو موٹر ہے، مشینری ہے، ملا کے 10 سے 15 لاکھ سے زیادہ خرچہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تو بجائے اِس کے کہ ہم کسی کو blame کریں کہ جی وہ پیسے کھا گیا۔ illegal connection لگا ہے۔تو انرجی ڈیپارٹمنٹ اربوں روپے کے پراجیکٹس چلا رہا ہے۔ یہ بھی اُس کو ٹرانسفر کر دیں جو پیسہ آئے وہ tender کر کے، اب solarization ہمارے PHE میں بھی ہو رہی ہے۔ وہ واضح طور پر through Contractor ہو رہی ہے through ایک ادارے کے ہو رہی ہے۔ تو ہم کیوں اُن کو پیسے دیں۔تو میری یہ suggestion تھی اور وہ میرے لیے قابل احترام ہیں میرا اپوزیشن لیڈر رہے اِن سب کا، ہماری اپوزیشن، میرا ہرگز کسی پارٹی کے بارے میں یا کسی مُلا کے بارے میں نہیں تھا۔ میں نے اپنے علاقے کی مثال دی ہے۔ اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ مطلب ہے کہ 20 سے 30 پرسنٹ مسجدیں انہوں نے نہیں بنائی، اب کچھی مسجد ہے اُس کو شہید کر کے پکی بنائی، وہ کسی نے دنبے خرید لیے، کسی نے جو ہے ناں شادی کر لی، کسی نے کیا کر لیا اور مسجدیں ایسے کھڑی ہیں۔تو

خدا کے گھر کی بھی چوری ہوتی ہے۔ہم سب اسی معاشرے کا حصہ ہیں۔Thank you

جناب اسپیکر: thank you very much آپ اسی پر بولیں گےتو آپ کے لیڈر نے conclude کر دیا ہے ویسے، اصغر صاحب، چلیں بتائیں پلیز۔

حاجی اصغر علی ترین: اسپیکر صاحب! یہ بل پیش ہوا ہے۔اول بات یہ ہے کہ تمام تر زمینداروں کو وہ پیسے ابھی تک وصول ہی نہیں ہوئے ہیں وفاق پر ابھی بھی پیسے بقایا ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ جتنی بھی ٹرانسمیشن لائن یہاں لگائی گئی ہیں پورے بلوچستان میں زمینداری کے حوالے سے چاہے وہ کنکشنز ہوں، چاہے وہ فیڈرز ہوں، چاہے وہ کھمبے ہوں، چاہے وہ زمین ہو چاہے وہ تار ہوں، چاہے وہ کیبل ہوں۔اُس میں 80% جو پیسہ خرچ ہوا ہے وہ گورنمنٹ آف بلوچستان کا خرچ ہوا ہے۔تمام ممبران بیٹھے ہیں ہر ممبر نے اپنی پی ایس ڈی پی سے 10 کروڑ، 15 کروڑ، 12 کروڑ، 20 کروڑ، کسی نے رجسٹریشن، کسی نے فیڈر، یہ انہوں نے بلوچستان حکومت کے پیسوں سے وہاں لوگوں کے لیے آسانی پیدا کی ہے بجلی کے حوالے سے۔اور جب یہ معاملہ ہوا۔مَیں یہ کچھ باتیں سی ایم صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔اب یہ جب فیصلہ ہوا کہ یہ سولرائزیشن پر تو چلا جائے گا اُس کے بعد انہوں نے کیا کیا جو ہمارے کھمبے ہیں اُن کو آری بلیڈ سے کاٹے گئے ہیں یعنی بجائے اس کے کہ وہ اثاثہ جات کہ وہ وہاں تار نکالے تھے، کھمبے رہ جاتے، انہوں نے باقاعدہ آری لا کے جیسے بندہ درخت کاٹتا ہے ایسے ہی انہوں نے کھمبے کاٹے ہیں۔تو وہ سارے ناکارہ ہو گئے وہ سارے اسکریپ کر کے انہوں نے جا کے گودام میں رکھ لیے ہیں۔سال بعد دو سال بعد لائی ہوں گی اور یہ چیزیں اربوں کی ہمارے یہاں پیسے تھے وہ کوڑی کے دام بیچ دیں گے۔تو جناب اسپیکر صاحب! میری یہ ریکوئیسٹ ہے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کر لی ہے۔ہم کہتے ہیں کہ اتنا جلدی نہ کریں اس میں۔تھوڑا سا ان کو پیسے مل جائیں۔اس میں جو جرمانے انہوں نے عائد کیے ہیں یا جو سزا رکھی ہے اُس پر دوبارہ اس پر debate کی جائے، بات کی جائے پھر ایک میچور طریقے سے اگر لایا جائے ٹیبل کیا جائے۔میرے خیال سے اعتراض نہیں ہوگا۔لیکن اب جب تک پورے پیسے ملیں گے ذمہ داروں کو جب تک ایک میچورنس کی طرف ہم نہیں گئے۔اچھا وفاق نے آدھے پیسے دیے نہیں ہیں، صوبے نے دے دیے ہیں۔اور وہ ہم سے مطالبہ کریں کہ بھئی بل پاس کرو۔بل تو ہم تب پاس کریں گے جب ہمارے پیسے پورے آتے ہیں۔تو تھوڑا سا اگر میچور ہو جائیں، تھوڑا سا اسمیں چلے جائیں تو میرے خیال سے کوئی شخص کسی کو اعتراض نہیں ہے۔اس لیے تو میرے خیال سے شاید کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر: ہاؤس کی رائے لے لیتے ہیں۔آیا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟ ہاتھ کھڑے کریں۔تحریک منظور ہوئی۔

لہٰذا بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ توانائی! بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

نوابزادہ زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور): جی مَیں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ توانائی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! ایک ریکویسٹ مَیں نے کی ہے وہ آپ اگر ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب اسپیکر: ok ok۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بجلی کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات سوائے سیکشن فور میں تجویز کردہ رقم ایک ملین روپے کی بجائے دو ملین روپیہ برقرار رکھا جائے کی منظوری دی جائے؟ منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی؟ لہٰذا بلوچستان زرعی سولرائزیشن اور بجلی کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔ جی دو ملین۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 4 جون 2025ء کو بوقت صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 04:بجکر 27 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆